ماہنامہ

لجنہ اماءاللہ جرمنی کا ترجمان

خدیجہ

جرمنی

مدیرہ:۔صبیحہ محمود

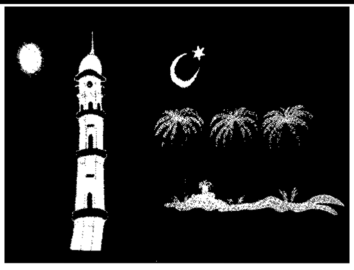

جلد نمبر 16 | ماہ شہادت:1392 ہجری شمسی، بمطابق اپریل 2013ء | شمارہ نمبر: 2

زیرِ نگرانی:۔نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی: محترمہ امتہ الحیٰ احمد صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت لجنہ اماءاللہ جرمنی: محترمہ ڈاکٹر امتہ الرقیب ناصرہ صاحبہ۔ معاونہ۔درثمین احمد صاحبہ۔

القرآن الحکیم

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ؕ . (سورۃ الصّفّ:7)

اور (یاد کرو) جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! یقیناً میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔اس کی تصدیق کرتے ہوئے آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے اور ایک عظیم رسول کی خوشخبری دیتے ہوئے جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث نبوی ﷺ

خبردار رہو کہ عیسٰی بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔خوب سن لو کہ وہ میرے بعد امّت میں میرا خلیفہ ہوگا۔وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔صلیب (یعنی صلیبی عقیدہ) کو پاش پاش کردے گا اور جزیہ ختم کردے گا (یعنی اسکا رواج اُٹھ جائے گا کیونکہ) اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔یاد رکھو جسے بھی اُن سے ملاقات کا شرف حاصل ہو وہ انہیں میرا اسلام ضرور پہنچائے۔

(طبرانی الاوسط والصغیر۔ازحدیقة الصالحين حديث نمبر ۹۵۲، صفحه نمبر ۹۰۰۔۹۰۱)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ مَیں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اُس کو دوبارہ قائم کروں۔اور خدا سے قوت پا کر اُسی کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں۔اور ان کے اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دُور کروں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس اُمّت کے لئے ابتداء سے موعود تھا۔اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اُس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔وہ مَیں ہی ہوں۔ (روحانی خزائن جلد۲۰۔تذکرۃ الشہادتین صفحہ نمبر۴)

''خدا نے اس زمانہ میں ارادہ کیا ہے کہ اسلام جس نے دشمنوں کے ہاتھ سے بہت صدمات اٹھائے ہیں۔وہ اب سرِ نو تازہ کیا جائے اور خدا کے نزدیک جو اُس کی عزت ہے۔وہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ظاہر کی جائے۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفار روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں۔'' (روحانی خزائن جلد۲۳۔چشمہ معرفت صفحہ۳۳۹،۳۴۰)

ارشاد حضرت مرزا بشیر الدّین محمود احمد صاحب خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

''ہماری جماعت پر تو خدا کا بڑا ہی فضل اور کرم ہے۔زید اور بکر کو ٹھوکر لگ سکتی ہے۔مگر ہماری جماعت کو نہیں لگ سکتی کیونکہ اُن کے لئے کوئی حَکَمْ نہیں ہے مگر ہمارے لئے حضرت مسیح موعود حَکَمْ ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کے کلام کے مطابق فیصلہ کرنے والے ہیں کیونکہ خدا ہی نے انہیں حَکَمْ قرار دیا ہے اور پھر سب کا مطاع ٹھہرایا ہے۔آپ کے سوا اور کون ہے جس کی نسبت حَکَم اور عدل کہا گیا ہو۔اور جس کی نسبت خدا نے کہا ہو کہ اس کے فیصلے صحیح اور درست ہیں۔پھر آپ کے سوا اور کون ہے جس نے دعوٰی کیا ہو کہ مَیں اس گروہ میں سے ہوں جس کو خدا تعالیٰ مرنے تک کسی اجتہادی غلطی پر نہیں رہنے دیتا۔اور پھر آپ کے سوا اَور کون ہے جس کی نصرت اور تائید خدا تعالیٰ نے کی۔اور جس کی صداقت کو ظاہر کر دیا۔کوئی نہیں۔پس جب ایسا انسان ایک ہی ہے اور وہ ایک حضرت مسیح موعودؑ ہے تو ہم اس کے ہوتے ہوئے اور کسی کی بات کو کیوں مانیں۔اس بات کو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم ہر ایک بات میں حضرت مسیح موعودؑ کا فیصلہ مانو۔جو اس لئے آیا تھا کہ اختلافات کو مٹا دے اور تمام اختلافی باتوں کا فیصلہ کر دے۔اور یہ وہ عظیم الشان انسان ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے قرآن میں خبر دی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے پہلے تمام نبیوں نے خبر دی ہے۔پس یہی وہ انسان ہے جس کا ہر ایک فیصلہ بلاچون وچرا کے مان لینا چاہئے۔کیونکہ اگر وہ سچا ہے اور واقعی سچا ہے تو اس کا ہر ایک فیصلہ اور ہر ایک بات سچی ہے اور جب ہر ایک بات سچی ہے تو اس کے ماننے میں کیا انکار ہو سکتا ہے۔''

(خطباتِ محمود جلد۵،صفحہ۴۷۔فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۱۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطہر مذاق

حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک نے بذریعہ خط مجھ سے بیان کیا کہ ''... میں حضرت صاحب بعد نماز عصر سیر کے لئے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔اور کوس کوس دو دو کوس نکل جایا کرتے تھے... ایک دن آپ نے فرمایا کہ آج کس طرف سیر کو چلیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! آج تتلے کی نہر کی طرف چلیں۔حضورؑ مسکرانے لگے اور فرمایا کہ کسی نے ایک بھوکے سے پوچھا تھا کہ ایک اور ایک کتنے ہوتے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا کہ دو روٹیاں۔سو میاں نور محمد کا بھی یہی مطلب ہے کہ اسی راستے سے اپنے گاؤں کی طرف نکل جائیں''۔(سیرت المہدی جلد اول، حصہ دوم صفحہ 317-316 روایت نمبر 347)

''ایک روایت میں حافظ نور محمد بیان کرتے ہیں... جب ہم حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو حضورؑ فرمایا کرتے تھے کہ شیخ مہر علی کے واسطے دُعا کیا کریں۔اور اگر کسی کو اُن کے متعلق کوئی خواب آوے تو بتا دے اور صبح کے وقت دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کوئی خواب دیکھا ہے یا نہیں؟ اور فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ بھی صحابہ سے اسی طرح دریافت فرمایا کرتے تھے۔ایک دفعہ جو ہم گئے تو فرمایا کہ شیخ صاحب کے واسطے دُعا کر کے سونا۔حافظ نبی بخش صاحب نے ہنس کر عرض کیا کہ یہ (یعنی خاکسار نور محمدؐ) بہت وظیفہ پڑھتے رہتے ہیں۔میں نے عرض کیا کہ حضور میں تو وظیفہ نہیں کرتا صرف قرآن شریف ہی پڑھتا ہوں۔آپ مسکرا کر فرمانے لگے کہ تمہاری تو یہ مثال ہے کہ کسی شخص نے کسی کو کہا کہ یہ شخص بہت عمدہ کھانا کھایا کرتا ہے تو اس نے جواب میں کہا کہ میں تو کوئی اعلیٰ کھانا نہیں کھاتا صرف پلاؤ کھایا کرتا ہوں۔پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف سے بڑھ کر اور کون سا وظیفہ ہے۔یہی بڑا اعلیٰ وظیفہ ہے''۔

(سیرت المہدی جلد اول، حصہ دوم صفحہ 318-317 روایت نمبر 348)

'' حافظ نور محمد صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جب میں اور حافظ نبی بخش صاحب حضرت صاحبؑ کی ملاقات کے لئے گئے تو آپؑ نے عشاء کے بعد حافظ نبی بخش صاحب سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ''میاں نبی بخش آپ کہاں لیٹیں گے؟ میاں نور محمدؐ تو لحد کی مشق کر رہے ہیں'' بات یہ تھی کہ اس وقت میں جہاں لیٹا ہوا تھا میرے نیچے ایک ٹکڑا سرکنڈے کا پڑا تھا جو قد آدم لمبا تھا۔اسے دیکھ کر آپؑ نے بطور مزاح ایسا فرمایا۔کیونکہ دستور ہے کہ مردہ کو کسی سرکنڈہ سے ناپ کر لحد کو اس کے مطابق درست کیا کرتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طبیعت نہایت بامذاق واقع ہوئی تھی اور بعض اوقات آپ اپنے خدام کے ساتھ بطریق مزاح بھی گفتگو فرما لیتے تھے۔'' (سیرت المہدی جلد اوّل، حصہ دوم صفحہ 318 روایت نمبر 349)

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں ہمارے گھر میں ایک خادمہ عورت رہتی تھی وہ بیچاری ایک گاؤں کی رہنے والی اور ان الفاظ کو نہیں سمجھتی تھی جو ذرا زیادہ ترقی یافتہ تمدن میں مستعمل ہوتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ حضرتؑ صاحب نے اسے فرمایا کہ ایک خلال لاؤ، وہ جھٹ گئی اور ایک پتھر کا ادویہ کوٹنے والا کھرل اُٹھا لائی جسے دیکھ کر حضرتؑ صاحب بہت ہنسے اور ہماری والدہ صاحبہ سے ہنستے ہوئے فرمایا کہ دیکھو میں نے اس سے خلال مانگا تھا اور یہ کیا لے آئی ہے۔اسی عورت کا ذکر ہے ایک دفعہ میں غلام محمدؐ کاتب امرت سری نے دروازے پر دستک دی اور کہا کہ حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرو کہ کاتب آیا ہے۔یہ پیغام لے کر وہ حضرت صاحب کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ حضورؑ قاتل دروازے پر کھڑا ہے اور بلاتا ہے۔حضرت صاحب بہت ہنسے۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل، حصہ دوم صفحہ 319 روایت نمبر 350)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ لجنہ اماء اللہ جرمنی

(پہلی قسط)

مرتب :۔ لبنیٰ ثاقب

☆جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام:۔

جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام 1973ء کو فرینکفرٹ میں عمل میں لایا گیا۔ اور مکرمہ ڈاکٹر قانتہ صاحبہ کو پہلی صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی منتخب ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعدازاں گزشتہ 39 سالوں میں درج ذیل 9 ممبرات یکے بعد دیگرے بطور نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی معین عرصہ کیلئے منتخب ہوتی رہیں اور خدمت دین کو فضل الٰہی جانتے ہوئے فرائض منصبی کی بجا آوری میں ھمہ تن مصروف رہیں۔

نیشنل صدرات	عرصہ صدارت	لجنہ ممبرات کی کُل تجنید
1:۔ محترمہ ڈاکٹر قانتہ صاحبہ	1973 تا 1975ء (2سال)	28
2:۔محترمہ ہدایت ھبش صاحبہ	1975 تا 1977ء (2سال)	64
3:۔محترمہ مریم ناز صاحبہ	1977 تا 1980ء (3سال)	100
4:۔محترمہ منور ناصرہ واگس ہاؤزر صاحبہ	1980 تا 1985ء (5سال)	250
5:۔محترمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ	1985 تا 1991ء (6سال)	4,050
6:۔محترمہ زینت حمید صاحبہ	1991 تا 1999ء (8سال)	4,700
7:۔محترمہ اختر دُرّانی صاحبہ	1999 تا 2001ء (2سال)	5,500
8:۔محترمہ زینت حمید صاحبہ	2001 تا 2005ء (4سال)	6,000
9:۔محترمہ سعدیہ گڈٹ صاحبہ	2005 تا 2009 (4سال)	7,683
10:۔محترمہ اَمتہ الحیٔ احمد صاحبہ	2009 تا حال (تقریباً عرصہ 3سال سے)	10,440

جرمنی میں لجنہ اماء اللہ کا قیام 1973ء کو فرینکفرٹ میں عمل میں لایا گیا اور یورپین نو احمدی خاتون محترمہ ڈاکٹر قانتہ صاحبہ کو پہلی صدر لجنہ اماء اللہ ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اُس وقت ممبرات کی کُل تعداد 28 تھی۔ اِسی سال مرکز سلسلہ ربوہ سے مکرمہ امینہ طیبہ صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد تشریف لائیں اور لجنہ جرمنی کو اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

2 سال بعد 1975ء میں مکرمہ ہدایت بیگم ھبش صاحبہ کو یہ ذمہ داری ملی جن کا تعلق ماریشس سے تھا۔ اس دوران لجنہ ممبرات و ناصرات کی کُل تعداد 64 ہوگئی۔ مکرمہ ہدایت بیگم صاحبہ نے بڑی محنت سے جرمن زبان سیکھی اور مُلکی سیاسی شخصیات سے رابطے قائم کئے اور پیغام حق پہنچایا۔ انہوں نے مصباح کے نام پر ایک رسالے کا بھی اجراء کیا۔ جولائی 1976ء میں انہیں دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اِس موقع پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خصوصی پیغام بھجوایا۔ جو پڑھ کر سنایا گیا۔

☆دورِ خلافت ثالثہ:۔

ابھی یہ نو خیز پودہ اپنے ابتدائی مراحل میں تھا کہ ستمبر 1976ء میں یہ عظیم سعادت نصیب ہوئی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ معہ حضرت بیگم صاحبہ فرینکفرٹ تشریف لائے تو ممبرات کو شرف ملاقات بخشا۔

اِسی سال کے اختتام پر مکرمہ ہدایت بیگم کی بیماری کے پیش نظر مکرمہ سمیرا احمد صاحبہ کو قائمقام صدر نامزد کیا گیا۔ اور 1977ء کے انتخاب میں محترمہ مریم ناز صاحبہ صدر منتخب ہوئیں۔ اِس عرصہ میں لجنہ ممبرات و ناصرات کی تجنید 100 کے قریب تھی۔ یک روزہ سالانہ اجتماع کے موقع پر لجنہ کی حاضری 45 تھی۔

1979ء میں مرکز سلسلہ ربوہ سے مکرمہ محترمہ امینہ طیبہ صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد دوبارہ جرمنی تشریف لائیں اور انہوں نے لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کی صدارت کی اور ممبرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر فرینکفرٹ کو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ فرینکفرٹ کو مزید 4 حلقوں میں تقسیم کیا۔

1979-80ء کے دوران ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ معہ حضرت بیگم صاحبہ فرینکفرٹ تشریف لائے تو خواتین نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

☆1980 تا 1985ء مکرمہ منور ناصرہ عبداللہ واگس ہاؤزر صاحبہ کو بطور صدر لجنہ جرمنی خدمت کی توفیق ملی۔ اُس زمانہ میں لجنہ ممبرات کی کُل تجنید 100 تھی۔ اِس دوران ہی دو مزید شہروں کولون، برلن اور ہمبرگ میں بھی مجالس کا قیام عمل میں لایا جا چکا تھا۔

1982ء کے سال میں حضرت بیگم صاحبہ اور پھر جون میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا وصال ہوا۔ تو لجنہ اماء اللہ جرمنی کی طرف سے تعزیتی قراردادیں مرکز سلسلہ ربوہ بھجوائی گئیں۔

☆دور خلافت رابعہ:۔

الحمدللہ! لجنہ جرمنی کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ دور خلافت رابعہ میں امام وقت کی روحانی برکتیں اور قربتیں سمیٹنے کے متعدد مواقع میسر آئے۔ اِس خوش نصیبی پر ہم جتنا ناز کریں کم ہے۔

1982ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ معہ حضرت بیگم صاحبہ کا جرمنی میں پہلی بار ورود و مسعود ہوا۔

پہلی دستی بیعت!

1982ء میں مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ معہ حضرت بیگم صاحبہ کا جرمنی میں پہلی بار ورود و مسعود ہوا۔ اور اِس دوران ہی لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ممبرات کو تاریخ ساز دستی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ۔ مسجد نور فرینکفرٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خواتین سے دستی بیعت لی۔ حضورؒ نے اپنا دست مبارک اپنی بھتیجی مکرمہ اَمتہ العلیم عصمت صاحبہ (بنت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد) اہلیہ نواب منصور احمد خان صاحب کے ہاتھ پر رکھا اور مسجد میں موجود خواتین نے اُن کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر خلیفہ وقت سے دستی بیعت کی سعادت پائی۔ اِس طرح یورپ میں یہ پہلا تاریخ ساز موقع تھا کہ جرمنی کی لجنہ کو یہ اعزاز نصیب ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالکَ۔

اور پھر 1984ء میں جب پاکستان میں بدنام زمانہ آرڈینس کا نفاذ ہوا اور خدائی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح کو لندن ہجرت کرنا پڑی۔ پاکستان سے کثیر تعداد میں مہاجرین نے جرمنی کی جانب رخت سفر باندھا تو لجنہ کی تعداد میں ریکارڈ اضافہ ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن ہجرت کے بعد از راہ شفقت سالہا سال تک متعدد بار جلسہ سالانہ اور لجنہ کے نیشنل اجتماعات میں بنفس نفیس رونق افروز ہوئے۔ آپ کے براہ راست روح پرور اور ولولہ انگیز خطابات نے لجنہ اماء اللہ جرمنی میں بیداری کی نئی روح پھونک دی اور وہ ایک نیا عزم لے کر اُٹھیں۔

اپنے پیارے امام کے جُنبشِ لب کی منتظر! کہ جب وہ وہ خدمت دین کے لئے انھیں بُلائے تو وہ بے دریغ لبیکؔ کہتے ہوئے اپنا تن من دھن اِس راہ میں وار دیں۔ تا خُدائے واحد و یگانہ کا نام کُل عالم میں بلند ہو اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا تمام دُنیا میں لہرائے۔

تاریخ گواہ ہے کہ پردہ کا جہاد ہو یا دعوت الیٰ اللہ کا میدان یا مالی قربانی کی کوئی تحریک ۔۔۔۔ لجنہ اماء اللہ نے ایسی انمٹ اور لازوال داستانیں رقم کیں کہ جس کی نظیر ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دورہ!

لجنہ اماء اللہ جرمنی کو یہ امتیازی اعزاز بھی حاصل ہے کہ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی از راہ شفقت رہنمائی و تربیت کے علاوہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ حرم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ المعروف چھوٹی آپا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی بابرکت صحبت بھی میسر آئی۔ آپ نے 1989ء تک تقریباً 3 مرتبہ جرمنی قدم رنجہ فرمایا اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کی برانچز میونخ، نیورن برگ، برلن، ہیمبرگ، کولون، فرینکفرٹ کے دورہ جات کئے اور خطابات فرمائے۔ جو تاریخ لجنہ اماء اللہ جرمنی 1973 تا 1990ء تک کتابی شکل میں محفوظ ہے۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کی زرّیں ہدایات، قیمتی نصائح اور دُعاؤں کی بدولت لجنہ اماء اللہ جرمنی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوئی۔ الحمدللہ

1985ء میں جلسہ سالانہ مغربی جرمنی ناصر باغ میں منعقد ہوا اس میں لجنہ نے اپنا دو گھنٹوں کا پروگرام کیا۔ اور خواتین اور بچگان کی حاضری 250 تھی۔ پھر 13 راگست کو ناصر باغ میں لجنہ کا ایک روزہ اجتماع مکرمہ و محترمہ منور عبداللہ صاحبہ کی زیر صدارت ہوا۔

اِس موقع پر مکرم و محترم مولانا منصور احمد عمر صاحب امام و مشنری انچارج جرمنی نے پردہ کی رعایت سے لجنہ سے خطاب کیا۔ اس کے بعد نیشنل صدر کا انتخاب ہوا۔

☆1985ء تا 1991ء مکرمہ و محترمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ کو بطور صدر لجنہ خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اِس دوران 1987ء میں لجنہ کی 26 برانچز میں لجنہ ممبرات کی کُل تعداد 552 اور ناصرات کی تعداد 175 تھی۔ خریداران مصباح کی تعداد 50 تھی۔ اِسی سال 30 راگست کو مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب بمعہ اپنی اہلیہ فرینکفرٹ تشریف لے گئے تو ان کے اعزاز میں نیشنل عاملہ کی طرف سے عشائیہ دیا گیا۔ اس موقع پر محترم امام صاحب نے عاملہ ممبرز سے خطاب کیا اور ان کے فرائض کی یاد دہانی کروائی۔

اسی سال جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پیغام ارسال کیا۔ اس پیغام کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا:۔

"پس عورتوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے ان کا اپنا نمونہ درست نہ ہوگا تو ان کی بچیاں بھی ویسی ہی ہوں گی۔ اسلامی اقدار کی حفاظت کرنی ہے۔ اسلامی خلاق کی حفاظت کرنی ہے۔ پس دینی علم حاصل کریں۔ قرآن کا ترجمہ سیکھیں۔ اور جائزہ لیتی رہیں کہ کیا آپ کا عمل قرآن کریم کے مطابق ہے۔ آپ کے قول و فعل میں فرق تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کے لئے نمونہ بنائے۔ آمین"

(بقیہ تاریخ لجنہ انشاء اللہ اگلے شمارے میں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنی نوع انسان سے ہمدردی وخدمت خلق

(درثمین احمد:۔Bad Marienberg)

قادیان کی گمنام اور چھوٹی سی بستی میں قوم برلاس کے رئیس مغل گھرانے میں ایک ایسی عظیم الشان ہستی نے جنم لیا جس کو اپنے ظاہری جاہ وجلال اور زمین وجائیداد سے کوئی دلچسپی نہ تھی، کاروبار دنیا سے جسے کوئی سروکار نہ تھا اور اسکا زیادہ تر وقت ذکر الٰہی اور قرآن کریم کے تدبر، تفاسیر اور احادیث کے مطالعہ میں صرف ہوتا تھا۔ جس کا جواب دنیاوی امور کے بارے میں یہ ہوا کرتا تھا کہ میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا۔ اُس وقت کون جانتا تھا کہ یہ عظیم الشان انسان جو کہ خدا کے گھر کا نوکر ہو چکا ہے، آسمانی بادشاہت کا وارث ٹھہرنے والا ہے۔ اس کو بشارت مل چکی تھی کہ اب سے صرف اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ خدا نے اسے برکت دی ہے اور وہ وقت آنے والا ہے کہ جب بادشاہ بھی اسکے کپڑوں سے برکت دھونڈنے والے ہیں۔ دنیا کے ہر کونے سے لوگ اسکے در پر حاضری دینے کے لیے آنے والے ہیں وہ تو اپنا مکان وسیع کرنے والا ہے وہ جس کا اپنا دسترخوان ٹکڑے ہیں اب دنیا کی قومیں اسکے دسترخوان سے کھانے والی ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: **وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۔**

''اور وہ کھانے کو اسکی چاہت کے ہوتے ہوئے مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔'' (سورۃ الدھر آیت نمبر۹)

اس بارے میں خود آپؑ کا بیان ہے: کہ ''قرآن شریف نے جسقدر والدین اور اولاد اور دیگر اقرباء اور مساکین کے حقوق بیان کیے ہیں۔ میں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں''

(بحوالہ چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 209, 208 ،ایڈیشن 2008)

یہ تو وہ ہیں جسکے عہد پر رسولوں کو بھی فخر ہے۔ خدا اپنے گروہ کے ساتھ اسکی تائید کو آنے والا ہے جسکے آنے کی خبر امتِ محمد ﷺ کے مجدّدِ دین بھی دے رہے ہیں۔ ایسے وقت میں جب برصغیر میں مذاہبِ باطلہ دینِ حق پر بڑھ بڑھ کر حملے کر رہے تھے تو خدا کا یہ پہلوان تنِ تنہا سپر بن کر انکا منہ توڑ جواب دے رہا تھا۔ آپؑ کے اس عظیم الشان کارنامے پر کیا اپنے کیا غیر تمام اہلِ حق یک زبان ہو کر آپؑ کی تائید کے گن گا رہے تھے۔ وہ **جری اللہ فی حلل انبیاء** تھا۔ اور مجسم خدا کی قدرت تھا، انکا خدا سے ایک زندہ تعلق تھا اور وہ ان سب کی امیدوں اور نگاہوں کا مرکز تھے جن کے درمیان وہ اپنی پاک زندگی بسر کر چکا تھا ان سب کی یہی پکار تھی

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر ۔۔۔ تم مسیحا بنو خدا کے لیے

خدا کی اس منادی کی زمین وآسماں، کون ومکاں بھی گواہی دینے لگے کہ یہی ہے ہمارا مہدی ومسیح جسکا انتظار مدتوں سے تھا۔ یہی ہے امام کامگار جسکا نزول مبارک اور مقدر تھا۔ جسکی بدولت گمنام بستی میں انوار کا سیلِ رواں ہو گیا۔ اور جسکے پہلو میں آتے ہی لوگ اپنے وطنوں کو بھول جاتے۔ آپؑ کے عاشقوں کا یہ عالم تھا کہ مانند پروانہ اپنی شمع کے گرد منڈلاتے یہانتک کہ ان کو اپنی ہوش نہ رہتی۔ ایسے عاشقوں کے محبوبؑ کا یہ عالم تھا کہ اسکی ذات کا رواں رواں مخلوقِ خدا کی ہمدردی کے لیے وقف تھا۔

مولوی شیر علی صاحب سے روایت ہے کہ ''حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت اور مجلس میں بیٹھنے سے دل میں خوشی اور بشاشت اور اطمینان پیدا ہوتے تھے اور خواہ انسان کتنا بھی متفکر اور غمگین یا مایوس ہو، آپؑ کے سامنے جاتے ہی قلب کے اندر مسرت اور سکون کی ایک لہر دوڑ جاتی تھی۔'' (از سیرت المہدی جلد اول صفحہ 357 روایت 397)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جذبہ ہمدردی خلق آپ کی تحریرات کی روشنی میں:۔ آپؑ نہ صرف خود بنی نوع انسان کی ہمدردی میں مشغول رہتے بلکہ اپنے رفقاء کو بھی اسکی عمومی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''حدیث میں بھی ذکر آتا ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ ایام جاہلیت میں مَیں نے بہت خرچ کیا تھا، کیا اسکا ثواب بھی مجھ کو ہو گا؟ آنحضرت ﷺ نے اس کو جواب دیا کہ یہ اسی صدقہ وخیرات کا ثمرہ ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کے ادنیٰ فعلِ اخلاص کو بھی ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مخلوق کی ہمدردی اور خبرگیری حقوق اللہ کی حفاظت کا باعث ہو جاتی ہے۔ (بحوالہ ملفوظات جلد چہارم صفحہ نمبر 216، ایڈیشن 2003)

ایک اور جگہ آپؑ بیان کرتے ہیں'' کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اسکی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اسکو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اسکا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اسکے لیے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو در کنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور اُن سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا، ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے راستہ میں ایک بڑھیا 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا مگر اُسنے اُسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا میرے دل پر چوٹ سی لگی اس نے وہ خط مجھے دے دیا۔ مَیں اسکو لے کر ٹھہر گیا، اور اسکو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 82,83 ایڈیشن 2003)

آپ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 6 ایڈیشن 2003))

اسی طرح ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں'' اسکے بندوں پر رحم کرو ان پر زبان یا ہاتھ کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کیے جاؤ... بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے انکی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو...'' (کشتی نوح روحانی خزائن جلد نمبر 19 صفحہ 11,12 ،ایڈیشن 2008)

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ''پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ دَرندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جبتک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے جیسا کہ سعدی نے کہا ہے : بنی آدم اعضائے یک دیگر اند

میں... یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں'' (بحوالہ ملفوظات جلد 4 صفحہ 216,217، ایڈیشن 2003)

ایک اور موقع پہ آپؑ نے فرمایا: ''میں پھر کہتا ہوں کہ جو لوگ نافع الناس ہیں اور ایمان، صدق ووفا میں کامل ہیں وہ یقیناً بچا لیے جاویں گے۔ پس تم اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کرو'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 183، ایڈیشن 2003)

آپؑ فرماتے ہیں۔ ''دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت بڑی بات ہے خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہو گا؟ کبھی نہیں۔ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اسکے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حُسنِ سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے، کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 215,216، ایڈیشن 2003)

حضرت اقدسؑ نہم شرطِ بیعت میں فرماتے ہیں۔ ''یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا''

(از: شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ نمبر 147، مجموعہ اشتہارات 12 جنوری 1889)

حضرت مسیح موعودؑ کا ہمدردی خلق آپؑ کی ذات کے آئینہ میں :۔

یوں تو آپؑ کی زندگی آپؑ کے حسنِ اخلاق کے واقعات سے بھری پڑی ہے مگر ذیل میں خاکسار آپؑ کے حسن سلوک کی چند مثالیں دے گی۔ آپؑ کی زندگی میں بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں کہ آپؑ نے خلقِ خدا سے ایسا شفقت ومحبت کا سلوک کیا کہ لوگوں نے برملا اس بات کا اعتراف کیا کہ آپؑ سنتِ رسول ﷺ پر کس طور پر عمل پیرا تھے اور خلقِ خدا کی ہمدردی میں شب وروز سے بیگانہ تھے۔

حضرت اقدسؑ کا اپنے خدام سے حسن سلوک :

حضرت مکرمی مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں'' کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے خدام کے ساتھ بہت بے تکلف رہتے تھے جس کے نتیجہ میں خدام بھی حضورؑ کے ساتھ ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے بے تکلفی سے بات کر لیتے تھے چنانچہ ایک دفعہ میں لاہور سے حضورؑ کی ملاقات کے لیے آیا اور وہ سردیوں کے دن تھے اور میرے پاس اوڑھنے کے لئے رضائی وغیرہ نہیں تھی۔ میں نے حضرتؑ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ حضورؑ رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے حضورؑ مہربانی کر کے کوئی کپڑا اعنائت فرماویں۔ حضرت صاحبؑ نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دُھسا ارسال فرمائے اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دھسا میرا ہے۔ آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں میں نے رضائی رکھ لی اور دُھسا واپس بھیج دیا نیز مفتی صاحبؓ نے بیان کیا کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا تو حضورؑ اندر سے میرے لیے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام

Vol.16 Monthly Khadija Germany Issue-2.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 069-50688600, Telefax:0611-2042660, E-mail: li.ishaat@ahmadiyya.de

کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحبؑ نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگایا جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھُلا کھانا لے آیا۔ حضرت صاحبؑ نے اس سے فرمایا کہ مفتی صاحبؓ یہ کھانا کس طرح ساتھ لے جائیں گے۔ کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا۔ اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں۔ اور پھر آپؑ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کاٹ کر اس میں کھانا باندھ دیا۔...مفتی صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت صاحبؑ نے ایک دفعہ مجھے دو گھڑیاں عنایت فرمائیں اور کہا کہ یہ ایک عرصہ سے ہمارے پاس رکھی ہوئی ہیں اور کچھ بگڑی ہوئی ہیں آپؓ انہیں ٹھیک کرالیں اور خود ہی رکھیں‘‘ (ازسیرت المہدی جلد اول صفحہ 391,392 روایت 433)

آپؑ کا اکرام ضیف اور مہمان نوازی

آپؑ اکرام ضیف اور مہمان نوازی کے لیے کس قدر حوصلہ اور وسعت اپنے قلب میں رکھتے تھے اور آپؑ کا قلبِ مطہر اس بات کو جائز ہی نہ رکھ سکتا کہ مہمان کو کچھ بھی رنج ہو۔ اسی واسطے آپؑ اپنے اکابر اور صاحبِ حیثیت صحابہ کرام کو خطوط بھی لکھا کرتے تھے تاکہ ان کی مالی معاونت سے مخلوقِ خدا اور مہمانانِ کرام کی احسن رنگ میں خدمت ہو سکے اس ضمن میں آپؑ کے ایک مکتوب کا ذکر کرنا چاہوں گی جس میں آپؑ نے مہمانان کی تواضع کے لیے ہونے والے اخراجات کا تذکرہ کیا ہے یہ خط آپ نے اپنے مخلص اور فدائی صحابی مکرم حضرت سیٹھ عبدالرحمان صاحبؓ مدراسی کے نام تحریر کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ نقد مرسلہ آنمکرم مجھ کو مل گیا...یہ آپ کے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کہ مشکلات میں آپ کی طرف سے مدد پہنچتی ہے۔ اس ملک میں سخت قحط ہو گیا ہے اور اب تک بارش نہیں ہوئی اور اب کی دفعہ ابتلا کا سخت اندیشہ ہے کیونکہ ہمارے سلسلہ کے اخراجات کا یہ حال ہے کہ علاوہ اور خرچوں کے دو سو روپیہ ماہوار کا آٹا ہی آتا ہے۔ اب میں خیال کرتا ہوں اور پانچ سو روپیہ آئے گا اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ تک چلے گا۔ اور دوسرے اخراجات بھی مہمان داری کے ہوتے ہیں وہ بھی اسکے قریب قریب ہیں چنانچہ ایندھن یعنی جلانے کی لکڑی وغیرہ غلہ کی طرح کمیاب ہو گئی ہیں اور ایسی کمیاب ہے کہ شائد اب کی دفعہ ڈیڑھ سو یا دو سو روپے ماہوار اسی کا خرچ ہو...ہماری جماعت میں اہل استطاعت میں سے ایک آپ ہیں جو حتی الوسع اپنی خدمات میں تعہد رکھتے ہیں اور دوسرے لوگ یا تو نادار ہیں یا سچا ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا...میں چاہتا ہوں کہ کہ مشکلات کے وقت میں ایک اشتہار شائع کروں تا ہر ایک صادق کو ثواب کا موقع ملے اور اس میں کھلے کھلے طور پر آپ کا بھی ذکر کر دوں کیونکہ اب سخت ضرورت کا سامنا ہے اور ہمارے سید و مولیٰ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ضرورتوں کے وقت جب ایسا کرتے تھے تو صحابہ دل و جان سے اس راہ میں قربان تھے جو کچھ گھروں میں ہوتا تھا تمام آگے رکھ دیتے تھے۔ غرض اسی طرح کا اشتہار ہوگا۔ والسلام

خاکسار 26 ستمبر 1895

مرزا غلام احمدؑ

(بحوالہ مکتوبات احمد جلد دوئم صفحہ 337 تحریر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی تصنیف سیرت مہدی میں رقم کرتے ہیں: ’’منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آ کر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اُتارے جائیں اور سامان لایا جائے۔ چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا اسباب اتروائیں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے...حضرت مسیح موعودؑ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ حضورؑ ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضورؑ آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضورؑ نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس آئے۔ حضورؑ نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ تھے اور وہ سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔ حضورؑ نے خود انکے بستر اتارنے کیلئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لیا۔ حضورؑ نے اُسی وقت دو نواڑی پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروائے اور ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کیونکہ اس طرف چاول کھائے جاتے ہیں۔ اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرض یہ کہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے اسکے بعد حضورؑ نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہوا یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ میں منزل پر پہنچ گیا۔ اگر یہاں آ کر بھی اس کو وہی تکلیف ہو تو یقیناً اسکی دل شکنی ہوگی۔ ہمارے دوستوں کو اسکا خیال رکھنا چاہیے...‘‘

(ازسیرت المہدی جلد دوم صفحہ نمبر 56,57 روایت نمبر 1069)

ظہورِ مہدئ آخر زماں ہے

ظہورِ مہدئ آخر زماں ہے — سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحاں ہے
محمدؐ میرے تن میں مثلِ جاں ہے — یہ ہے مشہور جاں ہے تو جہاں ہے
گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے — ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے
اگر پوچھے کوئی عیسیٰؑ کہاں ہے — تو کہہ دو اس کا مسکن قادیاں ہے
ہر اک دشمن بھی اب رطب اللّساں ہے — مِرے احمد کی وہ شیریں زباں ہے
مقدر اپنے حق میں عزّ و شاں ہے — جو ذلّت ہے نصیبِ دُشمناں ہے
مسیحائےؑ زماں کا یاں مکاں ہے — زمینِ قادیاں دارالاماں ہے
دیا ہے رہنما بڑھ کر خضرؑ سے — خُدا بھی ہم پہ کیسا مہرباں ہے
فلک سے تا منارہ آئیں عیسےٰؑ — مگر آگے تلاشِ نردباں ہے
ترقی احمدی فرقہ کی دیکھے — بٹالہ میں جو اِک پیرِ مغاں ہے
مَرا ڈوئی دمِ معجز نما ہے — یہ عیسیٰؑ کی صداقت کا نشاں ہے
پریشاں کیوں نہ ہوں دشمن، مسیحا! — ظفر کی تیرے ہاتھوں میں عناں ہے
نہیں دُنیا میں جس کا جوڑ کوئی — ھمارا پیشوا وُہ پہلواں ہے
کرے قرآن پر چشمک حسد سے — کہاں دُشمن میں یہ تاب و تواں ہے
نہیں دُنیا کی خواہش ہم کو ہر گز — فِدا دیں پر ہی اپنا مال و جاں ہے

نہیں اسلام کو کُچھ خوف محمؔود
کہ اس گلشن کا احمدؐ باغباں ہے

(ازکلامِ محمود۔ صفحہ ۳۳۔۳۴)

حضرت مسیح موعودؑ کی ہمدردی اور شفقت کا ایک اور واقعہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی تصنیف سیرت المہدی میں رقم کرتے ہیں: ایک اور روایت میں آتا ہے محترمہ مراد بی بی صاحبہ بنت حاجی عبداللہ صاحبؓ ارائیں ننگل نے بواسطہ مکرمہ محترمہ مراد خاتون صاحبہ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحبؓ بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ’’جب میں جوان ہوئی تو ہمارے گاؤں میں کھجلی کی بیماری پھیل گئی تو مجھے بھی کھجلی پڑ گئی۔ میں نو مہینے بیمار رہی۔ میرے والد صاحبؓ نے کہا ’’حضرت مسیح موعودؑ کے پاس علاج کے واسطے لے جاؤ‘‘ میری والدہ مجھے لے کر آئی۔ اس وقت نیچے دلان میں حضورؑ ٹہل رہے تھے۔ ہم کھرلی کے پاس بیٹھ گئے۔ میری ماں نے عرض کی کہ ’’میں اپنی لڑکی کو علاج کے واسطے لائی ہوں۔ حضورؑ دیکھ لیں‘‘ حضورؑ نے فرمایا ’’کہ اس وقت فرصت نہیں ہے‘‘ میں اس کھرلی میں لیٹ گئی اور میں نے کہا کہ میرا علاج کریں نہیں تو میں یہیں مرجاؤں گی (حضرت المومنینؓ اب تک میرا کھرلی میں لیٹنا یاد کرتی ہیں) تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ ’’اچھا لڑکی کو لے آؤ‘‘ آپؑ نے میری حالت دیکھ کر دوا لکھی۔ آنولے، بہیڑے، مہندی اور نیم یہ دوا لکھی میری ماں نے کہا کہ ’’یہ لڑکی بڑی لاڈلی ہے۔ اس نے کڑوی دوا نہیں پینی‘‘ حضورؑ نے دروازہ میں کھڑے ہو کر میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ ’’بی بی تو دوا پی لے گی تو اچھی ہو جاوے گی‘‘ آپؑ تین مرتبہ فرمایا تھا اور فرمایا ’’کہ علی نائی کی دوکان سے یہ دوائیں لا کر مجھے دکھاؤ‘‘ میری ماں دوا لائی تو حضورؑ نے دیکھی اور فرمایا کہ ’’اس کا عرق نکال کے اسے پلاؤ‘‘۔ میری والدہ نے تین بوتلیں عرق کی بنائیں۔ میں پیتی رہی اور بالکل اچھی ہو گئی‘‘ (ازسیرت المہدی جلد دوئم صفحہ نمبر 300 روایت نمبر 1543)

سائل کو خالی نہ جانے دیا:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی تصنیف سیرت المہدی میں رقم کرتے ہیں: ’’صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانویؓ حال معلّمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک سوالی دریچے کے نیچے کرتا مانگتا تھا۔ حضرت صاحبؑ نے اپنا کرتا اتار کر دریچہ سے فقیر کو دے دیا۔ والد صاحبؓ مرحوم نے فرمایا کی اللہ اللہ کیسی فیاضی فرما رہے ہیں‘‘ (ازسیرت المہدی جلد دوئم صفحہ نمبر 311 روایت نمبر 1565)

’’آپؑ کی حیاتِ مبارکہ ایسے بے شمار حسین واقعات سے مزین ہے جن کے مطالعہ سے علم ہوتا ہے کہ آپؑ مخلوقِ خدا کی خدمت میں کس طرح شب و روز سے بے نیاز ہو کر مصروف رہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس مسیح پاکؑ کی روحانی اولاد کی حیثیت سے توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی خلق اللہ سے ہمدردی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہوں آمین۔